سواء فلیؤمهم اعلمهم بالسنة وانفقهم فی ا

جناب رسول اللہ نے فرمایا کہ نماز کا امام وہ شخص

کچھ لوگ برابر ہوں تو ہجرت میں مقدم شخص

کا لحاظ کیا جائے ۔ اور زیادہ عالم کو

دوسری روایت یوں ہے

فی القرآة سواء فانفقهم علم

فان کانوا فی السن سواء (علمیہ و) ملی

مستحق وہ ہے جو قرآ

مولانا حافظ محمد اشرف صاحب

صدر شعبۂ عربی اسلامیہ کالج ، پشاور

قسط ـ ۲

عمر والے ہو

نبی الرحمۃ صلی اللہ علیہ وسلم آئے ، اور دنیا کو ایسا دین دے گئے ، جو ہر رنگ و صورت میں رحمت و شاہکار تھا ، آپ نے رسم و رواج کے نیچے دبی ہوئی دنیا کو ان نامناسب بوجھوں سے نجات دلائی ، مذہب کے نام پر تجرد ، ترکِ لذائذ اور ریاضات شاقہ ، رہبانیت ، ترک دنیا ، نفس کشی اور ایذا رسانی جسم کی جو صورتیں رائج تھیں ان کو ایک ایک کر کے توڑا ، اور سہولت و راحت ، نرمی و اعتدال ، دین و دنیا کی وحدت والا ایک ایسا روشن دین پیش کیا جس پر ہر طبقہ اور ہر قوم ، ہر فرد خواہ عورت ہو یا مرد ، ہر حال و ہر وقت میں عمل پیرا ہو سکے ، قرآن نے رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے اس کارنامہ کو ان الفاظ میں پیش فرمایا :

اَلَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِيَّ الْاُمِّيَّ الَّذِيْ يَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ يَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهٰىهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ وَالْاَغْلٰلَ الَّتِيْ كَانَتْ عَلَيْهِمْ ۭ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَعَزَّرُوْهُ وَنَصَرُوْهُ وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ مَعَهٗٓ ۙ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۔ ○

(الاعراف ایت ۱۵۷)

جو لوگ کہ ایسے رسول نبی امی کا اتباع کرتے ہیں جن کو وہ لوگ اپنے پاس توریت و انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں ۔ (جن کی صفت یہ بھی ہے) وہ ان کو نیک باتوں کا حکم فرماتے ہیں اور بری باتوں سے منع کرتے ہیں ، اور پاکیزہ چیزوں کو ان کیلئے حلال بتلاتے ہیں ۔ اور گندی چیزوں کو (بدستور) ان پر حرام فرماتے ہیں ۔ اور ان لوگوں پر جو بوجھ اور طوق تھے ، ان کو دور کرتے ہیں ، سو جو لوگ اس نبی (موصوف) پر ایمان لاتے ہیں ۔ اور ان کی حمایت کرتے ہیں اور ان کی مدد کرتے ہیں ، اور اس نور کا اتباع کرتے ہیں ، جو انکے ساتھ بھیجا گیا ہے ، ایسے لوگ پوری فلاح پانے والے ہیں ۔

اسلام آسان ہے، اس میں کسی قسم کی تنگی وسختی اور تکلیف مالایطاق نہیں، ہر شخص اپنی ہمت اور وسعت کے بقدر اس پر عمل پیرا ہو سکتا ہے۔ یا یوں کہئے کہ "دین" ہر ایک کے بس کی بات ہے۔ اپاہج و بیمار، غنی و نادار، حاکم و محکوم، سرمایہ دار و مزدور، زمیندار و کسان، عورت و مرد، بوڑھا و بچہ ہر طبقہ و ہر فرد، ہر حال و وقت اس پر عمل پیرا ہو سکتا ہے کہ دین کے احکام ہر شخص کی گنجائش و وسعت کے مطابق ہی آئے ہیں، یہی وہ رحمت ہے جس کا نام ونشان شاید ہی کسی دوسرے مذہب میں ملتا ہو۔ قرآن کریم نے نبی الرحمۃ صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے دین کی سہولتوں کا تذکرہ مختلف مقامات پر کیا ہے۔ نمونۃً چند پیش کرتا ہوں۔

لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ط (البقرۃ - آیت ۲۸۶)	خدا کسی کو اسکی گنجائش سے زیادہ کی تکلیف (کلمہ) نہیں دیتا۔
لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ اِلَّا مَا اٰتٰهَا ط (الطلاق - ۷)	خدا تعالیٰ کسی شخص کو اس سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا جتنا اسکو دیا ہے۔
يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ۔ (البقرۃ - ۱۸۵)	اللہ تمہارے ساتھ آسانی چاہتا ہے سختی نہیں ...
وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّيْنِ مِنْ حَرَجٍ ط (حج آیت ۷۸)	اور تمہارے لئے دین میں اس نے (خدا نے) تنگی نہیں کی۔

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :

ان هذا الدين يسر ولن يشاد الدين احد الا غلبه۔ (جمع الفوائد ص ۳۴ ج ۱ بحوالہ بخاری و سنن نسائی)	یہ دین آسان ہے جو کوئی شخص دین سے سختی میں مقابلہ کرے گا تو دین اس کو مغلوب کر دیگا۔ ...

ایک دوسرے مقام پر فرمایا :

ايها الناس خذوا من الاعمال ما تطيقون فان الله لا يمل حتى تملوا وان احب الاعمال الى الله مادام وان قل۔ (جمع الفوائد ص ۳۴ ج ۱ بحوالہ بخاری و نسائی و ترمذی و ابن ماجہ)	اے لوگو! اتنا ہی عمل کرو جتنا برداشت کر سکو کیونکہ جب تک تم نہ اکتا جاؤ خدا نہیں اکتاتا۔ خدا کے نزدیک سب سے پسندیدہ وہی عمل ہے جو دائمی ہو گو تھوڑا ہو۔ ...

ایک دوسری حدیث میں ارشاد فرمایا :

لا تشددوا علی انفسکم فانما ھلك من کان قبلکم بتشدیدھم علی انفسھم
(جمع الفوائد ص۳۵ ج۱)

اپنے نفسوں پر (دین کے بارے میں) سختی نہ کرو کہ تم سے پہلے لوگ اپنی اپنی نفسوں پر سختی کی وجہ سے ہلاک ہوئے۔

ایک جگہ ارشاد ہے :

انما انا بعثت بالملۃ السمحۃ او السھلۃ الحنفیۃ البیضاء۔
(مسند ابن حنبل ص۲۶۶ ج۵)

میں تو سہل اور آسان روشن حنفی دین دے کر بھیجا گیا ہوں۔

...

دین کی یہ سہولت و دریا نہ روی جملہ عبادات و معاملات، اخلاق و معاشرت انفرادی و اجتماعی اعمال میں ساری و طاری ہے جسکی تفصیل کی قلت وقت کیوجہ سے گنجائش نہیں۔

رحمت محمدیہؐ کا پرتو اس نظام اقتصاد و معاشیات میں بھی نمایاں ہے۔ جو آپ نے پیش فرمایا، جس میں سرمایہ دارانہ ظلم نہیں۔ مالی رقابت کی بناء پر طبقاتی کشمکش وگروہی کشاکش نہیں۔ بلکہ ہر طبقۂ انسانی دوسرے طبقہ کا ہمدرد و غمگسار، معاون و مددگار، خیر خواہ و خدمتگار اور بھائی بھائی بن کر زندگی گذارنے والا ہے، اس طرح جو قانون اور نظام عدل دیا گیا۔ وہ ساری انسانیت کیلئے رحمت و فلاح و بہبود کا الٰہی دستور ہے، جس میں کسی خاص طبقے گروہ، جماعت یا فرد کیلئے ظالمانہ مراعات وتحفظات کا کوئی چور دروازہ نہیں بلکہ اس میں ہر ایک کے حقوق کی حفاظت، اسکی دارین کی ترقی کا انتظام ہے، جس میں نہ کسی پر ظلم ہے اور نہ کسی کو ظلم کی اجازت دی جاتی ہے۔

نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم ایک حدیث قدسی میں فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں :

یا عبادی انی حرمت الظلم علی نفسی وجعلتہ محرما فلا تظالموا۔
(صحیح مسلم)

اے میرے بندو! میں نے ظلم کو اپنے اوپر حرام کیا ہے اور اسکو تمہارے درمیان بھی حرام کیا ہے تو تم آپس میں ایک دوسرے پر ظلم نہ کرو۔

عدل میں اپنے پرائے، دوست و دشمن، شاہ و گدا کا امتیاز روا نہیں رکھا گیا۔ بلکہ ہر ایک کیلئے عدل کا ترازو برابر ہے۔ قرآن بار بار گویا ہے۔

وَاُمِرْتُ لِاَعْدِلَ بَیْنَکُمْ ط
(الشوریٰ۔ ۱۵)

اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ تمہارے درمیان عدل کردوں۔

وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰٓى اَلَّا تَعْدِلُوْا ؕ اِعْدِلُوْا هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى ۔

(المائدۃ۔ ۹)

اور کسی قوم کی دشمنی تم کو اس پر باعث نہ ہو جائے کہ تم عدل نہ کرو۔ عدل کیا کرو کہ وہ تقویٰ سے زیادہ قریب ہے۔

وَاِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوْا وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى ۔ (الانعام۔ ۱۵۲)

اور جب بات کہو پس انصاف کرو گو وہ شخص قرابت دار ہی ہو۔

رحمۃ للعلمین صلی اللہ علیہ وسلم نے انسانیت پر ایک بڑا کرم یہ کیا کہ ملکوں، قوموں اور قبائل میں بٹی ہوئی انسانیت کو "وحدت آدمیت" کا سبق دیا۔ اور رنگ ونسل ووطن وقوم، امیر وغریب، سرمایہ دار و مزدور، زمیندار وکسان اور دیگر انسانی عصبیتوں اور گروہوں میں بٹی ہوئی انسانیت کو اخوت کا ایسا پیام دیا کہ جس کے اپنا لینے کے بعد دنیا امن وچین، محبت والفت، مواسات وہمدردی کا گہوارہ بن جاتی ہے، اور علاقائی اور ملکی یا عالمگیری جنگیں ہوں یا طبقاتی جھگڑے سب ختم ہو جاتے ہیں۔ اس ترقی یافتہ دور میں بھی "اقوام متحدہ" قوموں کے اختلاف کا نشان ہے۔ لیکن "وحدت انسانیت" کا نظریہ، رحمت محمدیہ، کا وہ عطیہ ہے جس سے پوری انسانی نسل "جسد واحد" بن جاتی ہے۔ اور حسد ومنافست، تنافر وغضب کے جذبات ختم ہو جاتے ہیں۔

قرآن کریم نے ارشاد فرمایا ہے:

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا ؕ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ ۔

(الحجرات۔ ۱۳)

اے انسانو! تحقیق ہم نے تم کو ایک مرد و عورت سے پیدا کیا ہے، اور ہم نے تم کو (مختلف) قومیں اور قبیلے بنا دیا تاکہ ایک دوسرے کو پہچانو۔ اللہ کے نزدیک تم سب میں بڑا شریف وہی ہے جو سب سے زیادہ پرہیزگار ہو۔

دوسری جگہ فرمایا:

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّنِسَآءً ؕ

(النساء۔ ۱)

اے لوگو! اپنے پروردگار سے ڈرو جس نے تم کو ایک جاندار (آدم) سے پیدا کیا اور اس سے اس کا جوڑا پیدا کیا، اور ان دونوں سے بہت مرد اور عورتیں پھیلائیں۔ (یعنی نسل انسانی اسی ایک جوڑے سے وجود میں آئی۔)

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ان اولی لناس بی المتقون من کانوا وحیث کانوا۔ (کنز العمال ص ۲۲ ج ۲ بحوالہ مسند احمد عن معاذ)	مجھ سے قریب وہ لوگ ہیں جو متقی ہوں۔ جو بھی ہوں اور جہاں بھی ہوں۔ (یعنی جنس و وطن و مقام کی قید نہیں)

حجۃ الوداع میں اعلان فرمایا:

ایھا الناس الا ان ربکم واحد وان اباکم واحد الا لا فضل لعربی علی عجمی ولا لعجمی علی عربی ولا لاحمر علی اسود ولا لاسود علی احمر الا بالتقوٰی۔ (مسند احمد)	لوگو! ہاں بیشک تمہارا رب ایک ہے اور بیشک تمہارا باپ ایک ہے، ہاں عربی کو عجمی پر عجمی کو عربی پر، سرخ کو سیاہ پر اور سیاہ کو سرخ پر کوئی فضیلت نہیں، مگر تقویٰ کے سبب سے۔

"اخوت عامہ" کی دعوت دیتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں:

لا تباغضوا ولا تحاسدوا ولا تدابروا وکونوا عباد اللہ اخوانا۔ (بخاری وجمع الفوائد ص ۳۹۵ ج ۲ بحوالہ صحاح)	آپس میں ایک دوسرے سے کینہ نہ رکھو، ایک دوسرے پر حسد نہ کرو اور نہ ایک دوسرے سے منہ پھیرو اور سب مل کر خدا کے بندے اور آپس میں بھائی بھائی بن جاؤ۔

...

یگانگت و بھائی چارے کا یہ پیغام صرف رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے ادا ہوا جنکا کام ہی یہ تھا کہ ؎

تو برائے وصل کردن آمدی　　　نے برائے فصل کردن آمدی

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی ایک ابر رحمت تھا جو پیہم موسلادھار بارش کیطرح برستا رہا۔ گلزار و خار زار، دوست و دشمن اس افادۂ رحمت میں برابر کے شریک تھے۔ آپ ہدایت ربانی کے سب سے بڑے مبلغ اور توحید الٰہی کے داعی اکبر ہیں۔ سب جانتے ہیں کہ تبلیغ پھولوں کی سیج نہیں، اور کسی آبلہ پا کا اس سے سلامت گذر جانا آسان نہیں، لیکن رحمت للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم باوجود ہر قسم کی اذیت و تکلیف سہنے کے سراپا لطف و رحمت نرمی و ملاطفت و عفو و درگذر تھے۔ قرآن کریم نے گواہی دی:

فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللَّهِ لِنتَ لَهُمْ وَلَوْ كُنتَ فَظًّا غَلِيظَ الْقَلْبِ	اللہ تعالیٰ کی رحمت کے سبب آپ ان کے واسطے نرم ہوئے اور آپ اگر تند خو اور سخت

لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ ۔ طبیعت ہوتے تو یہ آپ کے پاس سے منتشر

(آل عمران ۔ ۱۵۹) ہو جاتے ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ذاتی معاملہ میں کبھی کسی سے بدلہ نہیں لیا ۔ (بخاری کتاب الاداب) یہی سبب ہے کہ زہر ہلاہل کھلا دینے والی یہودیہ کو درگذر فرمادیا ۔ قریش مکہ نے وہ کون سا ظلم و تکلیف تھی جو نہ پہنچائی ہو۔ وہ کون سی اذیت تھی جس سے دریغ کیا ہو۔ مکہ کی زندگی میں شعب ابی طالب کی المناک محصوری، پتھروں کی بارش، کانٹوں کا بچھایا جانا فرق اقدس پر (العیاذ باللہ) خاک و گندگی تک ڈال دینا، سجدہ کی حالت میں اونٹ کی بچہ والی دادجھ کو سر پر ڈال دینا، ہر قسم کی ملاحیاں، غرض وہ کیا ستم نہیں تھا، جو یہ ظالم ایجاد نہ کرتے ہوں۔ اپنا مولد و منشار اور اللہ تعالیٰ کا محبوب گھر ان کی وجہ سے چھوڑنا پڑا ، اور ہجرت کے بعد بھی ایک دن چین کا سانس نہ لینے دیا گیا، لیکن واہ رہی اُلفت و رحمت ، حبیب کو کبۂ نبوّت اپنے پورے جلال و عظمت کے ساتھ فتح مکہ کے دن حرم میں داخل ہوتا ہے ۔ تو خون کے پیاسوں کو یہ کہہ کر درگذر کر دیا جاتا ہے ۔

لاتثریب علیکم الیوم یغفر اللہ	آج کے دن تم پر کوئی الزام نہیں ، اللہ تعالیٰ
لکم وھوارحم الراحمین ۔	تمہارا قصور معاف فرمائے وہ سب مہربانوں
(الکنز ص ۲۹۲ ج ۲)	سے زیادہ مہربان ہے۔
اذھبوا انتم الطلقاء ۔	جاؤ تم سب کے سب آزاد ہو۔
(حیاۃ الصحابہ ص ۱۵۷ ج ۱)	

...

سفر طائف کا دن رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا شدائد کے لحاظ سے سخت ترین دن تھا۔ غیرت حق جوش میں آکر اہل طائف کو ان کی گستاخی پہ پہاڑوں کی چکی میں پیس دینا چاہتی تھی ، لیکن رحمت مجسم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی تکلیف کو بھول جاتے ہیں۔ اہل طائف کو ہلاکت سے یہ کہہ کر بچا دیتے ہیں کہ :

بل ارجوان یخرج اللہ عزوجل	(میں انکی ہلاکت نہیں چاہتا) بلکہ امید رکھتا ہوں
من اصلابھم من یعبد اللہ عزوجل	کہ اللہ تعالیٰ ان کی نسل سے ایسے لوگ پیدا
وحدہ لایشرک بہ شیئا ۔	فرمائے جو ایک اللہ عزوجل کی عبادت کرنے
(بخاری ص ۴۵۸ ج ۱ وسلم وغیرہ)	والے ہوں اور اس کے ساتھ شریک نہ ٹھہرائیں۔

احد میں خون میں نہا کر دانت شہید کرواکر زبانِ مبارک سے صرف یہی کلمات نکلے : اللھم اھد قومی فانھم لایعلمون ۔ " اے اللہ میری قوم کو ہدایت دے کہ وہ نہیں جانتے کہ میں کون ہوں "

ایک دفعہ چند لوگوں نے کفّار کے ظلم سے تنگ آکر درخواست کی کہ ان کے حق میں بد دعا فرما دیجئے، جواباً فرمایا: "میں دنیا کے لئے لعنت نہیں بلکہ رحمت بنا کر بھیجا گیا ہوں۔ (مشکوٰۃ کتاب الاخلاص)

غرض ہر حال میں رأفت و رحمت کا دریا بہتا رہا۔ اور صرف اس پہ ہی اکتفا نہیں فرمایا، امّت کی ہدایت کیلئے فرطِ شفقت و رحمت میں گھلتے رہے۔ "دائم الاحزان" ہونا آپ کی صفت بن گئی، یہاں تک اللہ تبارک تعالیٰ کی ذات کو کہ جس نے مبعوث فرمایا تھا، بار بار اس اندوہ و غم سے چھٹکارا دلانے کیلئے کہنا پڑا:

فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ اِنْ لَّمْ يُؤْمِنُوْا بِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَسَفًا (الکہف - ۶)

سو شاید آپ ان کے پیچھے اگر یہ لوگ اس بات (قرآن) پر ایمان نہ لائے تو غم سے اپنی جان دیدیں گے (یعنی اتنا غم نہ کریں کہ آپکی جان پر بن جائے۔)

...

لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ اَلَّا يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ (الشعراء - ۳)

شاید آپ ان کے ایمان نہ لانے پر (رنج کرتے کرتے) اپنی جان دیدیں گے۔

وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ۔ (النمل - ۷۰ والنحل ۱۲۷)

ان پر غم نہ کیجئے۔

...

یہ غم آپ کا کفّار کیلئے تھا۔ پھر مسلمانوں پر شفقت کا کیا عالم ہوگا۔ امت کے غم میں راتوں کو روتے روتے ہچکی بندھ جاتی، ابلتی ہوئی ہنڈیا کی طرح بلکنے کی آواز آتی۔

ایک یہودی کا بچہ مسلمان ہوا خوشی سے بے اختیار پکار اٹھے۔ الحمد للہ الذی انقذنی لنسمۃً من النار۔ سب تعریف اللہ کی ہے جس نے میرے ذریعے ایک جان کو جہنم کی آگ سے آزادی دی۔

ایک چور کا ہاتھ کٹتا ہے، رنگ مبارک متغیّر ہو جاتا ہے۔ (مستدرک حاکم ص ۳۸۳ ج ۴) بعض کا قول ہے رو پڑتے ہیں۔) قربان جائیے رحمت کا کیا ٹھکانا ہے۔

رحمۃ للعالمین شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت کا تذکرہ و احاطہ کسی شخص کی بساط نہیں۔ چند باتیں نمونۃً اس تھوڑے سے وقت میں پیش کر دی گئیں۔ سلام ہو اس رحمت مجسم پر اور درود ہو اس آیۂ رأفت و شفقت پر جو آیا اور اپنی رحمت سے کونین کو پُر بہار بنا گیا۔ اپنی بات کو اقبال سہیل کے چند اشعار پر ختم کرتا ہوں۔

خلقِ خدا کا راعی آخر، دینِ ہدیٰ کا داعی آخر
جسکی دعوت اَسْلِمْ تَسْلَمْ صلی اللہ علیہ وسلم
ارض و سما میں آیۂ رحمت، روزِ جزا میں سایۂ رحمت
اسکی لوائے حمد کا پرچم صلی اللہ علیہ وسلم

آئینۂ الطافِ الٰہی، رحمت جسکی لا متناہی
جسکی ہدایت ارحم ترحم صلی اللہ علیہ وسلم
راہ میں کانٹے جس نے بچھائے گالی دی پتھر برسائے
اس پر چھڑکی پیار کی شبنم صلی اللہ علیہ وسلم
سَم کے عوض داروئے شفا دی طعن سنے اور نیک دعا دی
زخم سہے اور بخشا مرہم صلی اللہ علیہ وسلم

اللّٰھم صلی وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا محمد امام الخیر وقائد الخیر و رسول الرحمۃ واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین ۔